تقدیسِ الوہیت

اور

امام احمد رضا

علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ

اِدارہ تحقیقات امام احمد رضا، کشمیر

تقدیسِ الوہیّت

اور

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

(وسیالوی)

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

گلشن رضا جانباز چوک، خانپورہ بارہمولہ۔۱۹۳۱۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

جناب صدر گرامی قدر ! و برادران اہل سنت ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
اس مختصر مقالے کا عنوان ہے

تقدیس الوہیت ———— اور امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز چودہویں صدی ہجری کے وہ یکتائے روزگار عالم دین ہیں کہ تبحر علمی ' وسعت علوم ' قوت استدلال اور کثرت تصانیف میں ان کے معاصرین سے لے کر آج تک دنیا بھر میں کوئی ان کا مد مقابل دکھائی نہیں دیتا ' پچاس سے زیادہ علوم و فنون میں ان کی تصانیف ہمارے دعوے پر شاہد عادل ہیں ' جس موضوع پر قلم اٹھایا اس پر دلائل کے انبار لگا دئے ' ان کی کسی بھی تصنیف کا مطالعہ کر لیجئے یوں محسوس ہو گا کہ عرصہ کی تحقیق اور مطالعہ کے بعد یہ تصنیف تیار ہوئی ہو گی ' حالانکہ وہ جس موضوع پر لکھتے تھے قلم برداشتہ لکھتے چلے جاتے تھے

امام احمد رضا بریلوی نے جو کچھ لکھا اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رضا و خوشنودی کے پیش نظر لکھا ' نام و نمود سے قطعاً" غرض نہ رکھی ' یہی وجہ ہے کہ ان کی تصانیف مکمل طور پر آج تک شائع نہیں ہو سکیں ' ورنہ وہ چاہتے تو اپنے صاحب ثروت عقید تمندوں سے امداد لے کر اپنی زندگی میں ہی اپنی تمام تصانیف شائع کروا دیتے ' ایک دفعہ کسی امیر کبیر عقیدت مند نے آپ کی دعوت کی جسے آپ نے قبول کر لیا ' ایک صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیا کہ اب تو فتاویٰ رضویہ کی اشاعت کا انتظام ہو جائے گا ' یہ بات آپ کے گوش گزار کی گئی تو آپ نے دعوت ہی منسوخ کر دی ' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اخلاص ضائع نہیں جاتا ' اخلاص ہی کی برکت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا بریلوی کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے اور محققین ان کی نگارشات اور ان کے کارناموں کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں ' دنیا کی مختلف یونیورسٹیوں میں ان پر تحقیقی کام کیا جا رہا ہے ———— **ذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء** یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ' وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے

آج جب کہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی پر بہت کام ہو چکا ہے ' حقیقت یہ ہے کہ ابھی ان کی تحقیقات کے بہت سے پہلوؤں پر کام کا آغاز بھی نہیں ہوا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ قدیم اور جدید علوم کے ماہرین کا ایک بورڈ تشکیل دیا جائے جو آپ کی تمام تصانیف کا جائزہ لے اور ان پر تحقیق کرے' اور اس تحقیق کو اردو' عربی اور انگریزی میں شائع کیا جائے' تب صحیح طور پر علمی دنیا کو امام احمد رضا بریلوی کے علمی مقام سے روشناس کرایا جا سکے گا

امام احمد رضا بریلوی نے تمام عمر فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ دیا ان کی نادر تحقیقات فتاویٰ رضویہ کی بارہ جلدوں میں دیکھی جا سکتی ہیں خوشی کی بات ہے کہ رضا فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے فتاویٰ رضویہ کے شایان شان طباعت کی جا رہی ہے ' جس میں عربی عبارات کے ترجمہ' حوالہ جات کی نشاندہی ' پیرا بندی ' نئی کتابت' عمدہ کاغذ' طباعت اور جلد بندی کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا عظیم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب' سیدالعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کی شمعیں فروزاں کیں اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے مردانہ وار علمی اور قلمی جہاد کیا یہ وہ کارنامے ہیں جنہیں ان کے مخالفین بھی تسلیم کرتے ہیں' اور ان موضوعات پر کافی تحقیق بھی کی جا چکی ہے۔

آج کی اس بابرکت نشست میں مختصر طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امام احمد رضا بریلوی نے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تمجید کے بارے میں بھی کچھ کم کام نہیں کیا' اس موضوع پر تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو مبسوط مقالہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

حضرات گرامی! کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کائنات کی وہ عظیم اور بے بیش بہا نعمت ہے جس کو تصدیق و ایقان اور تسلیم و رضا سے قبول کر کے پڑھتے ہی کافر مسلمان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کا مستحق ' ابدی نعمتوں کا حق دار قرار پاتا ہے' لیکن مسلمان کی زندگی کا یہ پہلا مرحلہ ہے

دوسرا مرحلہ جو تمام زندگی پر حاوی ہونا چاہیے یہ ہے کہ ایک مسلمان کی سب سے زیادہ محبت و عقیدت اور وابستگی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہو' مشاہدہ ہے کہ انسان کو جس کسی سے والہانہ محبت ہو اس کے حق میں معمولی سی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتا' تو جس ذات اقدس پر ایمان لایا ہے اور جس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کی ہے اس کے بارے میں ذرہ سی گستاخی' معمولی سی توہین کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ اگر برداشت

کر سکتا ہے تو وہ دعوائے محبت و ایمان میں جھوٹا ہے' محبت کا تو بنیادی تقاضا ہی یہ ہے کہ آدمی اپنی جان کی بازی لگا دے مگر محبوب حقیقی کی آن پر حرف نہ آنے دے

بندہ مومن کی زندگی کا تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام اور فرامین پر دل و جان سے عمل پیرا ہو اور اسے اپنی سعادت جانے

حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ رباعی پڑھا کرتی تھیں :-

تعصی الاله وانت تظهر حبه
هذا لعمری فی الفعال بدیع
لو کان حبک صادقاً لأطعته
انّ المحب لمن یحب مطیع

- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تو اس کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے
- زندگی دینے والے کی قسم! یہ طرز عمل تو نہایت عجیب ہے۔
- اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو رب کریم کی اطاعت کرتا
- ، تو محبوب کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

آیئے اس مسلمہ حقیقت کی روشنی میں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کی حیات مبارکہ کا جائزہ لیں

امام احمد رضا بریلوی ۱۰' شوال ۱۲۷۲ھ ر ۱۸۵۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے' آپ نے اپنی ولادت باسعادت کی تاریخ اس آیت کریمہ سے استخراج فرمائی

اولئک کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه

یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف سے روح القدس کے ذریعہ سے ان کی مدد فرمائی

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

بحمد اللہ تعالیٰ بچپن سے مجھے نفرت ہے اعداء اللہ سے اور میرے بچوں اور بچوں کے بچوں کو بھی بفضل اللہ تعالیٰ عداوت اعداء اللہ گھٹی میں پلا دی گئی ہے -اور بفضلہ تعالیٰ یہ وعدہ بھی پورا ہوا

اولئک کتب فی قلوبھم الایمان

بحمد اللہ تعالیٰ اگر میرے قلب کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہو گا **لا الہ الا اللہ**۔ دوسرے پر لکھا ہو گا محمد رسول اللہ (جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ اور بحمد اللہ ہر بد مذہب پر فتح پائی (۱)

یہ نعمت عظمیٰ اور یہ سعادت کبریٰ اللہ تعالیٰ کے حبیب' سید الانبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے سے میسر ہوئی۔

اے رضا یہ فیض ہے احمد پاک کا
ورنہ ہم کیا جانتے خدا کون ہے؟

ظاہر ہے کہ جس کے دل پر ایمان نقش ہو چکا ہو وہ عظمت الٰہی جل مجدہ اور ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاسبانی کے لئے شمشیر بے نیام ہو گا اور معمولی سی گستاخی برداشت کرنے کا روادار نہیں ہو گا۔ یہی امام احمد رضا بریلوی کی کتاب زندگی کا طرہ امتیاز ہے

عملی طور پر دیکھئے تو امام احمد رضا بریلوی کی زندگی۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیمات اور سنتوں کی آئینہ دار ہے

امام احمد رضا بریلوی نے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تمجید کے بارے میں کیا علمی اور قلمی کام کیا ہے؟ اس کی ہلکی سی جھلک آپ اس مقالہ میں ملاحظہ فرمائیں گے' ورنہ اس موضوع پر تفصیلی مطالعہ کیا جائے تو مبسوط مقالہ تیار ہو سکتا ہے

قدیم فلسفہ ' یونانی زبان سے عربی میں منتقل ہوا تو علماء اسلام نے اس کے غیر اسلامی افکار و نظریات کا رد کیا' امام حجتہ الاسلام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تہافتہ الفلاسفہ میں ایسے بیس مسائل منتخب کر کے ان پر تنقید کی' بعد میں امام فخرالدین رازی اور دیگر علماء اسلام نے فلاسفہ کی خرافات کو ہدف تنقید بنایا' دینی مدارس کے نصاب میں فلسفے کی کتابیں داخل کرنے کا مقصد ایک تو ان کی اصطلاحات سے واقفیت تھی' دوسرا مقصد یہ تھا کہ ان کے مخالف اسلام نظریات کا کھل کر رد کیا جائے۔

تاہم داخل نصاب کتب کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ان سے دوسرا مقصد کما حقہ حاصل نہیں ہوتا۔ امام احمد رضا بریلوی نے ۱۳۳۸ھ میں **الکلمہ الملھمۃ** لکھ کر اس ضرورت کو پورا کر دیا' اس میں انہوں نے فلاسفہ کے اکتیس مسائل منتخب کیے جنہیں خود ان کے

مسلمہ دلائل سے رد کیا۔
مقالہ اول میں فرماتے ہیں

اللہ عزّ جل فاعل مختار ہے اس کا فعل نہ کسی مرجح کا دست نگر' نہ کسی استعداد کا پابند' یہ مقدمہ نظر ایمانی میں تو آپ ہی ضروری و بدیہی **یفعل ا اللہ ما یشا ء** ○ **فعّال لما یرید** ○ **له ا لخیرة** ○ یونہی عقل انسانی میں بھی آدمی اپنے ارادے کو دیکھ رہا ہے کہ دو متساویوں میں بے کسی مرجح کے آپ ہی تخصیص کر لیتا ہے' دو جام یکساں ایک صورت' ایک نظافت کے' دونوں میں ایک سا پانی بھرا ہو' اس سے ایک قرب پر رکھے ہوں' یہ پینا چاہے' ان میں سے جسے چاہے اٹھا لے .... پھر اس **فعال لما یرید** کے ارادہ کا کہنا؟ (۲)

اس گفتگو کا ہدف فلاسفہ کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ فاعل ہے اور فاعل کی نسبت سب چیزوں کی طرف برابر ہے' لہٰذا دو برابر چیزوں میں سے کسی ایک کو اپنی طرف سے ترجیح نہیں دے سکتا' ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی جو محال ہے" اس باطل نظریئے پر امام احمد رضا بریلوی نے معقول اور مدلل انداز میں بھرپور تنقید کی ہے' جو اہل علم کے پڑھنے کے لائق ہے۔
دوسرے مقام میں فلاسفہ کے اس نظریئے پر بحث کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف عقل اول کو پیدا کیا' باقی تمام جہان عقول کا پیدا کردہ ہے۔ امام احمد رضا بریلوی نے اسلامی عقیدہ یوں بیان کیا ہے۔

عالم میں کوئی نہ فاعل موجب نہ فاعل مختار ——— فاعل مطلق و فاعل مختار ایک اللہ واحد قہار ——— یہ مسئلہ بھی نگاہ ایمان میں بدیہیات سے ہے اور عقل سلیم خود حاکم کہ ممکن' آپ اپنے وجود میں محتاج ہے دوسرے پر کیا افاضہ وجود کرے' دو حرف اس پر لکھ دیں کہ

راہ ایمان سے یہ کانٹا بھی باذنہ عزوجل صاف ہو جائے (۳)

اس کے بعد اس عقیدہ باطلہ کو بارہ وجہ سے رد کیا' حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امام احمد رضا بریلوی کو وہ دانش ایمانی و نورانی عطا فرمائی تھی جس کے سامنے کوئی باطل نظریہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ ہندوستان کے معروف محقق اور قلم کار جناب شبیر احمد خاں غوری نے بجا طور پر اس کتاب کو عہد حاضر کا " تہافتہ الفلاسفہ" قرار دیا ہے

امام احمد رضا بریلوی نے فلسفہ قدیمہ کے رد میں **الکلمه - الملهمة** اور فلسفہ جدیدہ (سائنس) کے رد میں **فوز مبین** لکھی' ان دونوں کتابوں کے بارے میں فرماتے ہیں

مسلمان طلباء پر دونوں کتابوں کا بغور بالا ستیعاب مطالعہ اہم ضروریات سے ہے کہ دونوں فلسفہ مزخرفہ کی شناعتوں' جہالتوں' سفاہتوں' ضلالتوں پر مطلع رہیں اور بعونہ تعالیٰ عقائد حقہ اسلامیہ سے ان کے قدم متزلزل نہ ہوں (۴)

چند خوانی حکمت یونانیاں حکمت ایمانیاں را ہم بخواں

مسئلہ امکان کذب

اللہ تعالیٰ جل مجدہ واجب الوجود ہے' اس کی صفات اس کی ذات کریم کے لئے اس طرح ثابت ہیں کہ جدا نہیں ہو سکتیں' اللہ تعالیٰ کا کلام یقیناً صادق ہے' تو جس طرح صفت کلام اس سے جدا نہیں ہو سکتی اسی طرح سچائی اس کے کلام سے جدا نہیں ہو سکتی' لازمی بات ہے کہ اس کے کلام کے جھوٹا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' سلف سے لے کر خلف تک اہل اسلام کا یہی عقیدہ رہا ہے' لیکن ہندوستان میں فرنگی اقتدار کے دور میں جہاں دیگر اعتقادی فتنوں نے سر اٹھایا' وہاں یہ فتنہ بھی اٹھا کہ معاذ اللہ ! اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے' اگرچہ بولتا نہیں' ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ تقدیس الوہیت کے سراسر منافی تھا' امام احمد رضا بریلوی اسے کس طرح برداشت کر لیتے؟ چنانچہ اس عقیدہ باطلہ کے خلاف انہوں نے زبردست علمی اور قلمی جہاد کیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلالت' رفعت شان اور قدوسیت کے بیان کے لئے چھ رسائل تحریر کئے

۱۔ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح : جھوٹ ایسے قبیح عیب سے سبوح و قدوس کی ذات

پاک ہے

۲۔ مزق تلبیس ادعائے تقدیس : دعوائے تقدیس کے فریب کا پردہ چاک

۳۔ **الهيبة الجبار يه علىٰ جهالة ا لا خبار يه : اخباری جہالت پر رب جبار کی ہیبت** ـــــــــــــــ اخبار نظام الملک کے ضمیمہ کا رد

۴۔ پیکان جاں گداز بر مکذبان بے نیاز : بے نیاز ہستی کی تکذیب کرنے والوں پر ہلاکت آفرین تیر

۵۔ دامان باغ سبحٰن السبوح : سبحٰن السبوح کے باغ کا دامن (ضمیمہ)

۶۔ **القمع المبين لا مال المكذبين تکذیب کرنے والوں کی امیدوں کی واضح پامالی**

۱۳۰۷ھ میں میرٹھ سے ابو محمد صادق علی مداح نے امام احمد رضا بریلوی کی خدمت میں استفتاء کیا کہ آج کل گنگوہ اور دیوبند کے علماء مسئلہ امکان کذب باری تعالیٰ کا تحریری اور تقریری طور پر اعلان کر رہے ہیں' براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے چھپی ہے' جس کی تصدیق و تائید مولوی رشید احمد گنگوہی نے اول سے آخر تک بغور پڑھ کر کی ہے' اس میں لکھا ہے :

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا' بلکہ قدماء
میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید جائز ہے یا نہیں؟

سوال یہ ہے کہ یہ عقیدہ کیسا ہے؟ اور اس کے قائل کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس استفتاء کا جواب بڑے سائز کے ایک سو چھ صفحات کے رسالے کی صورت میں دیا' اور اس کا تاریخی نام رکھا

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ)
ذات سبوح جھوٹ ایسے قبیح عیب سے پاک ہے

یہ رسالہ مبارکہ ایک مقدمہ' چار تنزیہوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے

مقدمہ : اللہ تعالیٰ کی صفات کے بارے میں اسلامی عقیدہ۔

تنزیہ اول : جلیل القدر علماء اسلام کی تمیں عبارات نقل کیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کے محال ہونے پر تمام اہل سنت' اشاعرہ اور ماتریدیہ ہی نہیں بلکہ معتزلہ کا بھی اجماع ہے

تنزیہ دوم : کذب باری تعالیٰ کے محال صریح ہونے پر تیس دلیلیں' جن سے پانچ ائمہ کرام اور علمائے عظام نے بیان کیں اور پچیس دلیلیں امام احمد رضا بریلوی نے پیش کیں

تنزیہ سوم : مولوی اسمٰعیل دہلوی کے رسالہ یک روزی پر چالیس تازیانے 'کیونکہ اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کے ممکن ہونے کا شوشہ اسی نے چھوڑا تھا

تنزیہ چہارم : براہین قاطعہ میں کہا گیا کہ امکان کذب' خلف وعید کی فرع ہے 'اس کے رد پر دس قاہر دلیلیں ' ضمناً" بیان کئے گئے دلائل بھی شمار کئے جائیں تو اکیس دلائل قاہرہ

خاتمہ : امکان کذب کے قائلین کا حکم اور وہ یہ کہ ان کی صحبت کو آگ سمجھیں ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھیں' اگر نادانستہ پڑھ لی ہو تو دوبارہ پڑھیں ' علمائے دین کی ایک جماعت کے مطابق ان پر متعدد وجوہ سے کفر لازم' مگر ہم محتاط علماء کی روش پر چلتے ہوئے انہیں کافر نہیں کہتے (۵)

اس موضوع پر امام احمد رضا بریلوی کی جملہ تصنیفات کا مطالعہ کر لیجئے ' ہر جگہ یقین راسخ کا جلوہ دکھائی دے گا' اور ایمانی انوار پھوٹتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ایک عام فہم دلیل آپ بھی ملاحظہ فرمائیں ' فرماتے ہیں :

> کتب حدیث و سیر کا مطالعہ کیجئے ——— بہت خوش نصیب' ذی عقل لبیب ' صرف جمال جہاں آرائے حضور ' پر نور' سید عالم سرور اکرم مولائے اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھ کر ایمان لائے ——— کہ **لیس ھذا وجہ الکذا بین** یہ منہ جھوٹ بولنے کا نہیں ——— اے شخص یہ اس کے حبیب کا پیارا منہ تھا' جس پر خوبی بہار دو عالم نثار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ——— اور پاکی و قدوسی ہے اس کے وجہ کریم کے لئے ———واللہ ! اگر آج حجاب اٹھا دیں تو ابھی کھلتا ہے کہ اس وجہ کریم پر امکان کذب کی تہمت کس قدر جھوٹی تھی؟ ———مخالف اسے دلیل خطابی کہے' کہے' مگر میں اسے حجت ایقانی کا لقب دیتا اور مسلمان کی ہدایت ایمانی سے انصاف لیتا اور اپنے رب کے پاس اس دن کے لئے ودیعت رکھتا ہوں **یوم ینفع الصدقین صدقھم** ———

یوم لا ینفع مال و لا بنون ○ الا من اتی اللّٰه بقلب سلیم (۶) (جس دن سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ـــــــــ جس دن مال کام آئے گا نہ بیٹے' سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قلب سلیم لے کر حاضر ہوا)

امام احمد رضا بریلوی دلائل دینے پر آتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دلائل و براہین کا سیل رواں جاری ہے' تنقید کرتے ہیں تو مد مقابل بے بس' لاچار اور دم بخود کھڑا نظر آتا ہے' تازیانے برساتے ہیں تو جلال کی بجلیاں چمکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں' کہیں ناصحانہ اور مشفقانہ انداز اختیار کرتے ہیں تو حریر و پرنیاں کا سماں باندھ دیتے ہیں' غرض یہ کہ وہ ہر انداز اور ہر حربہ اختیار کرتے ہیں تاکہ مخالفین میرے رب قدوس پر امکان کذب کا دھبہ لگانے سے باز آجائیں

نصیحت کا انداز ملاحظہ ہو جس میں ادبی چاشنی بھی ہے اور اخلاص کی حلاوت بھی' فرماتے ہیں:

ہاں اے وہ سوراخو! جو سر کے دونوں طرف گوہر سماعت کے کان بنے ہو ـــــــــ جن پر ہوا کی موجیں نیسان سخن سے بارور ہو کر مہین مہین پھوہار سے آوازوں کا جھالا برساتی ـــــــــ اور ان قدرتی سیپوں میں ان ننھی ننھی بوندیوں سے سننے کے موتی بناتی ہیں ـــــــــ کیا تم میں کوئی **القی السمع و هو شهید** (جو کان لگائے اور حاضر دل والا ہو) کے قابل نہیں؟

ہاں اے گوشت کے وہ صنوبری ٹکڑو! جو سینے کے بائیں پہلوؤں میں ملک بدن کے تخت نشین ہو ـــــــــ جن کی سرکار میں آنکھوں کے عرض بیگی' کانوں کے جاسوس بیرونی اخبار کے پرچے سناتے ـــــــــ اور خرد کے وزیر' فہم کے مشیر اپنی روشن تدبیر سے نظم و نسق کے بیڑے اٹھاتے ہیں ـــــــــ کیا تم میں کوئی **یستمعون القول فیتبعون احسنه** (جو بات کو سنتے ہیں اور بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں

کا قائل نہیں؟

جان برادر! یقین جان ' تعصب باطل و اصرار عاطل کا و بل
شدید ہے ـــــــــــ آج نہ کھلا تو کل کیا بعید ہے؟ (۷)

اختلاف کا پس منظر اور پیش منظر

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھ دیا کہ: اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی و جن و فرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے

اس پر بطل حریت علامہ فضل حق خیر آبادی نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام صفات کاملہ میں مثل اور نظیر محال ہے

امام احمد رضا بریلوی اس پس منظر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

آپ کو یاد ہو کہ اصل بات کاہے پر چھڑی تھی؟ ذکر یہ تھا کہ حضور پرنور سید المرسلین ' خاتم النبیین ' اکرم الاولین و الاخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مثل و ہمسر ' حضور کی جملہ صفات کمالیہ میں شریک برابر محال ہے ' کہ اللہ تعالیٰ حضور کو خاتم النبیین فرماتا ہے ' اور ختم نبوت ناقابل شرکت تو امکان مثل ' مستلزم کذب الٰہی اور کذب الٰہی محال عقلی۔

منزه عن شريك في محاسنه
فجوهر الحسن فيه غير منقسم

اس پر اس سفیہ نے جواب دیا کہ کذب الٰہی محال نہیں ' ممکن ہے کہ خدا کی بات جھوٹی ہو جائے (۸)

شہید جزیرہ انڈیمان ' علامہ فضل حق خیر آبادی نے تقویۃ الایمان کی مسئلہ شفاعت اور امکان نظیر سے متعلق عبارت کے رد میں پہلے تین چار صفحات لکھے ' مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے یکروزہ میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی تو تحقیق الفتوی لکھی ' اسکے جواب میں مولوی حیدر علی ٹونکی نے کچھ لکھا تو علامہ نے عظیم الشان کتاب امتناع النظیر لکھی ' اس کتاب کی

عظمت و جلالت اور دلائل کی قوت و فراوانی کا یہ عالم ہے کہ آج تک کسی بڑے سے بڑے عالم کو اس کا جواب دینے جرات نہ ہو سکی

کچھ ایسا ہی حال امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف جلیل سبحن السبوح اور دیگر رسائل مبارکہ کا ہے کہ آج تک کسی کو ان کا جواب دینے کی ہمت نہیں ہو سکی' کہنے دیجئے کہ ان دونوں نابغہ روزگار ہستیوں نے **لا الہ اللہ محمد رسول اللہ** پڑھنے کا انسانی طاقت و ہمت کے مطابق حق ادا کر دیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے ہی فرما دیا تھا اور صحیح فرمایا تھا:

اس مسئلہ میں فقیر کا ایک کافی و وافی رسالہ مسمی بہ سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح مدت ہوئی چھپ کر شائع ہو چکا اور گنگوہیوں' دیوبندیوں وغیرہم وہابیوں کسی سے اس کا جواب نہ ہو سکا' نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک ہو سکے **حقت علیھم کلمۃ العذاب بما کذبوا ربھم و بما کانوا یفسقون**

(۹)

لدھیانہ کے مولوی محمد بن عبدالقادر نے ایک رسالہ تقدیس الرحمٰن عن الکذب و النقصان لکھا اور اس میں امکان کذب کا دلائل سے سخت رد کیا' حالانکہ وہ دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے

مولانا عبدالسمیع بیدل رامپوری خلیفہ مجاز حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے انوار ساطعہ میں لکھا:

کوئی جناب باری عزاسمہ کو امکان کذب کا دھبا لگاتا ہے

اس کا جواب دیتے ہوئے براہین قاطعہ میں کہا گیا کہ ہم نے یہ کوئی نیا مسئلہ تو نہیں نکالا خلف وعید میں تو قدیم اختلاف چلا آ رہا ہے' اس سے پہلے گزر چکا کہ اول تو محققین خلف وعید کے قائل ہی نہیں اور جو قائل ہیں وہ شد و مد سے امکان کذب کا انکار کرتے ہیں' پھر یہ جواب کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟ ——— خلف وعید کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن گناہوں پر سزا سنائی ہے انہیں معاف فرما دے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بے شمار مجرموں کو معاف فرما دے گا' اب اگر خلف وعید کا معنی جھوٹ ہے تو معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ! قیامت کے دن اللہ

تعالیٰ بالفعل جھوٹا ہو جائے گا' اور یہ یقینی بات ہے کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی' ایک شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ واقع ہے' نعوذ با للہ من ہذہ العقیدۃ الخبیثہ' اس کے بارے میں مولوی رشید احمد گنگوہی سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے۔ اللہ اکبر! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس سے بڑھ کر کیا اندھیر ہو گا اور کیا گمراہی ہو گی؟

مولانا نذیر احمد خاں لکھتے ہیں

رسالہ صیانہ الناس مطبوع مطبع حدیقتہ العلوم ' میرٹھ ۱۳۰۷ھ کے آخری ورق میں یہ فتوی مولوی رشید احمد گنگوہی کا مطبوع ہو چکا ہے اور ان کے ہاتھ کا اصل فتوی لکھا ہوا اونکے مہر کی ہوئی بھی ہمارے پاس موجود ہے اس کی عبارت تھوڑی سی یہ ہے:

بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے' کیونکہ کذب بولتے ہیں خلاف واقع کو' سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے' گاہ وعدہ' گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا جنس کو مستلزم ہے' اگر انسان ہو گا تو حیوان بالضرور ہو گا' لہذا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے' اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو' پس بناء علیہ اوس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیے (۱۰)

اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھئے کہ ایسے لوگوں پر آسمان نہیں ٹوٹ پڑا

یاد رہے کہ براہین قاطعہ دراصل مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصنیف ہے جو مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی

حکیم عبدالحی لکھنوی' مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والبراہین القاطعۃ فی الرد علی الانوار الساطعۃ للمولوی عبد السمیع الرامفوری' طبع باسم الشیخ خلیل احمد السہارنفوری (۱۱)

مولوی عبد السمیع رامپوری کی تصنیف انوار ساطعہ کا رد
براہین قاطعہ' یہ کتاب (مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصنیف ہے'
لیکن)مولوی خلیل احمد سہارنپوری کے نام سے چھپی۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی جامعہ عباسیہ (اب جامعہ اسلامیہ) بہاولپور میں مدرس تھے' جونہی براہین قاطعہ چھپی اس کی قابل اعتراض عبارات کی بناء پر علماء اہل سنت نے شدید رد عمل کا اظہار کیا' قصور کے نامور فاضل جلیل مولانا غلام دستگیر قصوری نے انبیٹھوی صاحب کو مناظرے کا چیلنج دیا' ماہ شوال ۱۳۰۶ھ میں بہاولپور جا کر مناظرہ کیا اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو شکست فاش دی' مناظرے کے حکم نواب محمد صادق عباسی' والئی بہاولپور کے پیر و مرشد حضرت خواجہ غلام فرید' چاچڑاں شریف تھے' انہوں نے فیصلہ دیا کہ دیوبندی علماء کے عقائد ان وہابی علماء سے ملتے ہیں جو برصغیر میں خلفشار کا باعث بنے ہوئے ہیں' اس فیصلے کے بعد نواب صاحب نے مولوی خلیل احمد کو ریاست سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

اس مناظرہ کی روئداد تقدیس الوکیل کے نام سے چھپ چکی ہے' جس پر علماء حرمین شریفین کے علاوہ شیخ الدلائل مولانا عبدالحق مہاجر مکی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی تصدیقات ثبت ہیں (۱۲)

استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوری نے امکان کذب کے رد میں رسالہ مبارکہ تنزیہ الرحمٰن عن شائبۃ الکذب والنقصان لکھا' اس کے جواب میں مولوی محمود حسن دیوبندی نے جہد المقل دو جلدوں میں لکھی' جس میں انہوں نے نہ صرف جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کے لئے ممکن قرار دیا' بلکہ تمام عیوب اور قبائح کو ممکن قرار دے دیا۔

چنانچہ لکھتے ہیں

> افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ' مقدور باری' جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں' کیونکہ خرابی ہے تو اون کے صدور میں ہے' نفس مقدوریت میں اصلا" کوئی خرابی نظر نہیں آتی (۱۳)

ایسے ہی ایک قول پر امام احمد رضا بریلوی کی تیز تنقید ملاحظہ ہو:

> کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ صرف کذب بلکہ ہر

عیب و آلائش کا خدا میں آنا ممکن ' واہ بہادر ! کیا نیم گردش چشم میں تمام عقائد تنزیہ و تقدیس کی جڑ کاٹ گیا' عاجز' جاہل' احمق' کاہل' اندھا' بہرا' ہکلا' گونگا' سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا' کھانا پینا' پاخانہ پھرنا' پیشاب کرنا' بیمار پڑنا' بچہ جننا' اونگھنا' سونا بلکہ مرجانا' مرکے پھر پیدا ہونا سب جائز ہو گیا۔

غرض اصول اسلام کے ہزاروں عقیدے جن پر مسلمانوں کے ہاتھ میں یہی دلیل تھی کہ مولیٰ عزوجل پر نقص و عیب محال بالذات ہیں دفعتہ" سب باطل و بے دلیل ہو کررہ گئے ۱۴)

مولانا حکیم سید برکات احمد ٹونکی نے عربی میں **الصمصام القاضب لراس المفتری علی اللہ الکذب** اور مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی نے **عجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب** لکھ کر عقیدہ امکان کذب کا رد بلیغ فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی نے چھ قیمتی رسائل لکھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عظمت و جلالت کے پرچم لہرا دیئے' اور اس کی تنزیہ و تقدیس کے ایمان افروز بیانات سے مسلمانوں کے دلوں کو ہی نہیں دماغوں کو بھی روشن کر دیا۔ ان کے باطل شکن دلائل کا مطالعہ کرتے وقت روح پر اہتزازی کیفیت طاری ہو جاتی ہے' بلا شبہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ اور دیگر عیوب و نقائص لگو ممکن مان کر بلند بانگ دعوے کرنے والوں کے منہ میں لگام دیدی ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبر انور پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ ظفر الدین بہاری، ملک العلماء: حیات اعلیٰ حضرت (طبع کراچی) ص ۱
۲۔ احمد رضا بریلوی، امام: الکلمہ الملہمہ (طبع ملتان) ص ۸
۳۔ احمد رضا بریلوی، امام: الکلمہ الملہمہ ص ۲۳
۴۔ احمد رضا بریلوی، امام: الکلمہ الملہمہ ص ۶
۵۔ احمد رضا بریلوی، امام: سبحٰن السبوح (نوری کتب خانہ، لاہور) ص ۳ ـ ۱۰۳
۶۔ احمد رضا بریلوی، امام: سبحٰن السبوح ص ۲۷
۷۔ احمد رضا بریلوی، امام: سبحٰن السبوح ص ۳۴
۸۔ احمد رضا بریلوی، امام: سبحٰن السبوح ص ۸۹
۹۔ محمد بن عبد القادر، مولوی: تقدیس الرحمٰن (مطبع صحافی، لاہور) ص ۸ ـ ۳
۱۰۔ نذیر احمد خان، مولانا: اسطار الحق (طبع بمبئی) ص ۳۱
۱۱۔ عبدالحی لکھنوی، مورخ: نزہتہ الخواطر (طبع کراچی) جلد ۸ ص ۱۸۱
۱۲۔ محمد عبدالحکیم شرف قادری: تذکرہ اکابر اہل سنت (مکتبہ قادریہ لاہور) ص ۳۰۸
۱۳۔ محمود حسن دیو بندی: جہد المقل (مطبع بلالی، ساڈھورہ) ج ۱ ص ۴۱
۱۴۔ احمد رضا بریلوی، امام: سبحٰن السبوح ص ۳۴

نام کتاب ــــــــــــــ تقدیسِ الوہیت

تصنیف ــــــــــــــ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

باراول ــــــــــــــ رضا اکیڈمی لاہور

باردوم ــــــــــــــ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

سن اشاعت ــــــــــــــ فروری ۲۰۰۵ء

تعداد ــــــــــــــ ایک ہزار

ملنے کا پتہ

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر

گلشن رضا جانباز چوک خانپورہ بارہ مولہ ۱۹۳۱۰۱ کشمیر

صدائے سنّیت

★ حب خدا اور عشق رسول ﷺ کو اپنی محبت کا معیار بنایئے۔

★ اپنے قلوب میں شمع عشق نبی ﷺ ہمیشہ فروزاں رکھئے۔

★ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی تعظیم کیجئے۔

★ نماز، روزہ اور دیگر شرعی احکام کی پاسداری کیجئے۔

★ اپنے آقا ﷺ پر درود شریف کثرت کیجئے۔

★ مسلک حق اہلسنّت و جماعت پر قائم رہئے۔

★ اللہ و رسول ﷺ کے گستاخوں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی توہین کرنے والے اور ہر گمراہ فرقہ سے بچتے رہئے۔

★ یاد رکھئے اللہ کے رسول شافع محشر نبی مکرم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ:

"ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم"

★ ترجمہ: ان سے اپنے آپ کو بچاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کشمیر

صدائے سنّیت

★ حب خدا اور عشق رسول ﷺ کو اپنی محبت کا معیار بنایئے۔

★ اپنے قلوب میں شمع عشق نبی ﷺ ہمیشہ فروزاں رکھئے۔

★ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم کی تعظیم کیجئے۔

★ نماز، روزہ اور دیگر شرعی احکام کی پاسداری کیجئے۔

★ اپنے آقا ﷺ پر درود شریف کثرت کیجئے۔

★ مسلک حق اہلسنّت و جماعت پر قائم رہئے۔

★ اللہ و رسول ﷺ کے گستاخوں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی توہین کرنے والے اور ہر گمراہ فرقہ سے بچتے رہئے۔

★ یاد رکھئے اللہ کے رسول شافع محشر نبی مکرم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ:

"ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم"

★ ترجمہ: ان سے اپنے آپ کو بچاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں فتنہ میں ڈال دیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کشمیر